بلا تبصرہ اخبارات کی زبانی

شہید ناموس صحابہ۔غازی حق نواز جھنگوی کو پھانسی دے دی گئی

(میانوالی) ایرانی سفارتکار صادق گنجی کے قتل کے مجرم غازی شیخ حق نواز جھنگوی کو 28 مارچ 2001ء بدھ کی صبح ساڑھے چھ بجے میانوالی جیل میں پھانسی دے دی گئی۔اس موقع پر جیل اور ضلعی انتظامیہ کے اعلیٰ حکام موجود تھے۔شیخ حق نواز جھنگوی کو صبح ساڑھے تین بجے گرم پانی سے غسل دیا گیا جس کے بعد وہ عبادت میں مصروف رہے چھ بجکر بیس منٹ پر اسے پھانسی کے لباس میں پھانسی گھاٹ کی طرف لے جایا گیا تب اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے پھانسی گھاٹ پر اس کے پاؤں باندھے گئے اور پھر اسے کالا نقاب پہنا دیا گیا۔ٹھیک ساڑھے چھے بجے سپرنٹنڈنٹ جیل کا اشارہ ملنے پر جلاد نے لیور کھینچ دیا۔جس سے اس کا جسم نیچے لٹک گیا۔اس کے بعد ڈاکٹر نے بار بار اس کا معائینہ کیا اور موت کی تصدیق ہونے پر اس کی میت چارپائی پر ڈال کر جیل کے گیٹ کے باہر لائی گئی جونہی غازی حق نواز کی میت ایمبولینس میں جیل سے باہر آئی وہاں کھڑے سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں نے نعرے بازی کی۔ایمبولینس نمبر۔MIA 7031 کی اگلی سیٹ پر غازی حق نواز کا بھائی شیخ محمد اصغر بیٹھا تھا جس نے باہر کھڑے افراد کو دیکھ کر نعرہ تکبیر بلند کیا جواب میں وہاں موجود ایک ہجوم نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔انہوں نے یق کے خلاف بھی نعرے بازی کی۔باہر اگرچہ بھاری تعداد میں پولیس تعینات تھی،تاہم کارکنوں کی ایک بڑی تعداد وہاں اکٹھی ہوگئی۔انہوں نے جذباتی انداز میں آگے بڑھ کر ایمبولینس کو زبردستی روک لیا پولیس نے انہیں صرف چہرہ دیکھنے کی اجازت دی۔کارکن چہرہ دیکھتے ہوئے دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔بعدازاں غازی حق نواز جھنگویؒ کے والد،شیخ خالد محمود،بھائی محمد اصغر،بہنوئی محمد اشرف،بہنوئی رحمت اللہ،بہنوئی شیخ طارق کزن شیخ مبشر اور شیخ عثمان نے لاش وصول کی اور سوا سات بجے لاش لے کر جھنگ کیلئے روانہ ہو گئے۔شیخ حق نواز جھنگویؒ کی میت بدھ کو صبح پونے گیارہ بجے جھنگ شہر پہنچ گئی۔پولیس کی بھاری نفری بھی میت کے ہمراہ تھی۔شیخ حق نواز کی دوبارہ نماز جنازہ نماز عصر کے بعد جھنگ میں ادا کی گئی اور انہیں ان کی وصیت کے مطابق سپاہ صحابہؓ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

شیخ حق نواز جھنگوی کا آخری سامان جیل حکام نے شیخ حق نواز کا جو سامان ان کے ورثا کے حوالے کیا ان میں ایک پنج سورۃ،سپاہ صحابہ کا پرچم،پارہ نمبر 29 اور 30 اور ایک اجرک شامل ہے۔(بشکریہ روزنامہ ''جنگ'' لاہور یکم[redacted]ارچ ۲۰۰۱ء)

جیل حکام کے تاثرات جیل حکام کے ایک کانسٹیبل نے حق نواز کی پھانسی پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ زندگی میں کسی کو اتنی دلیری کے ساتھ پھانسی گھاٹ کی طرف جاتے نہیں دیکھا۔جیل ذرائع کے مطابق شیخ حق نواز ساری رات جاگتے اور درود و وظائف و تلاوت کلام پاک میں مصروف رہے اور جب اسے تختہ دار پر لے جانے کیلئے

بلایا گیا تو وہ اطمینان سے چلتے ہوئے خود پہنچ گئے۔

آخری وصیت | شیخ حق نواز جھنگویؒ کا آخری وصیت نامہ بھی جیل سے باہر بڑی تعداد میں تقسیم کیا گیا جس میں لکھا تھا کہ غازی علم دین شہیدؒ ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہوئے تو میں عظمت صحابہؓ پر قربان ہو رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ صادق گنجی نے ایرانی پیشوا خمینی کی کتاب ''اتحاد و یک جہتی'' کا اردو ترجمہ کر کے فری تقسیم کیا۔ جس کے صفحہ نمبر 15 پر خمینی لکھتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام دنیا میں انصاف کے نفاذ کیلئے آئے لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے، حتیٰ کہ خاتم المرسلین ﷺ بھی اپنی زندگی میں کامیاب نہیں ہوئے۔ ایرانی قوم اور اس کے کروڑوں کی آبادی آنحضرت ﷺ کے دور اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پیروکار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہتر ہیں۔ اس کے علاوہ صادق گنجی مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے قتل کی سازش میں شریک تھا۔ شیخ حق نواز جھنگویؒ نے اپنے وصیت نامے میں اپنے خاندان والوں کو صوم وصلوٰۃ کی مکمل پیروی کے لئے لکھا اور خصوصاً اپنے خاندان کے بچوں کے شیخ محمد فہد، شیخ عمر احتشام الٰہی اور زین العابدین کو حافظ بنایا جائے۔ وصیت کے آخر میں والسلام اسیرِ ناموس صحابہؓ شیخ حق نواز جھنگوی لکھا تھا۔

والد اور اہل خانہ کے نام آخری خط | شیخ حق نواز جھنگویؒ نے میانوالی جیل سے اپنی والدہ اور دیگر اہل خانہ کو لکھے گئے آخری خط میں لکھا کہ اس نے اپنی تمام اپیلیں مسترد ہوتے اور بلیک وارنٹ کے اجراء پر افسوس کی بجائے الحمد اللہ کہتے ہوئے رب کائنات کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر شکرانہ کے چار نوافل ادا کئے ہیں۔ کیونکہ زندگی کا مالک وخالق وہی ہے۔ اسی کی طرف سے موت کا ایک وقت مقرر ہے اس کا ایمان ہے کہ تقدیر میں موت کا جو وقت لکھ دیا گیا اسے دنیا کی کوئی طاقت ایک منٹ کیلئے بھی آگے پیچھے نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں جو اسے ایک لمحہ کیلئے بھی زندہ نہ دیکھنا چاہتی تھیں۔ ان کے تمام تر کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اسے دس سال تک زندہ رکھا، شیخ حق نواز جھنگویؒ نے لکھا ہے کہ اس کا ضمیر مطمئن ہے یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے 19 دسمبر 1990ء سے لے کر آج تک جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں قید تنہائی کے باوجود ایک پل بھی ایسا نہیں گزرا۔ جب اسے اپنے اقدام پر ندامت یا اضطراب و پشیمانی ہوئی ہو۔ اس نے مزید لکھا ہے کہ اس کی آنکھوں کی بینائی بہت حد تک ختم ہو چکی ہے لیکن دل کا نور برقرار ہے۔ معذوری کے باوجود الحمد اللہ ایمانی وروحانی روشنی نے ہر وقت اس کی مکمل رہنمائی کی ہے۔ شیخ حق نواز جھنگویؒ نے اپنا مقدمہ خدا اور عوام کی عدالت پر چھوڑتے ہوئے کہا کہ عدالتوں کا فیصلہ اپنی جگہ لیکن بحیثیت مسلمان اس نے غلط کیا یا صحیح اس کا فیصلہ عوام کرے گی۔ اس نے اپنے والدہ، والد شیخ خالد محمود، چھوٹے بھائی شیخ محمد اصغر، چاروں بہنوں، بہنوئی میاں محمد طارق، شیخ محمد اشرف بھانجی بی بی عائشہ الٰہی اور دیگر عزیز واقارب کو آزمائش کی گھڑی میں صبر واستقامت کی تلقین کی۔

(بقیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ کریں)